حضرت العلامہ مولانا محمد زمان فاضل حقانیہ
مدرس مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور عالم اسلام

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم نبوت کے وارث اور ان کی دینی حمیت کے علمبردار تھے حضورؐ نے جس محنت مشقت قربانی، ایثار سے امت بنائی تھی ہمارے حضرتؒ اسی نقطۂ نظر سے امت کے اتحاد اور اتفاق اور اس کے دینی اقدار کے تحفظ میں گھلے جاتے تھے وہ جغرافیائی تقسیم، قومی حد بندی اور علاقائی تعصب کے قائل نہ تھے ان کے نزدیک بحیثیت مسلمان کے جو مقام ایک پاکستانی کا تھا وہی مقام چینی، ہندی، اور افریقی مسلمان کا تھا۔ وہ اسلام ہی کو رشتہ وحدت کا ذریعہ قرار دیتے تھے اگر مشرق میں بھی کسی مسلمان کے پاؤں میں کانٹا چبھتا تھا تو وہ اسے اپنے دل میں محسوس کرتے تھے۔ فلسطین کا مسئلہ ہو یا بیت المقدس کا، بیت اللہ پر شر پسندوں کی یلغار ہو یا حرمین شریفین میں شیعہ جارحیت کا مظاہرہ، جہاد افغانستان کا مسئلہ ہو یا تحریک آزادی کشمیر کی جدوجہد، افریقی ممالک میں قحط ہو یا یورپ کے مسلمانوں کی دینی حالت زار، سقوط ڈھاکہ کا المیہ ہو یا ہندوستان میں مسلم کش فسادات، حضرت سب کے لئے برابر تڑپتے تھے۔ دعائیں کرتے، گڑگڑاتے، خطابات میں مسلمانوں کو بیداری کی تلقین کرتے اور عالمی سطح پر اپنے اثر ورسوخ کی حد تک مسلسل کام کرتے اور بات کو آخری نتیجہ اور ثمر خیز مرحلہ تک پہنچائے بغیر چین سے نہیں سوتے تھے۔

؎ کانٹا کسی کے لگے تڑپتے ہیں ہم امیرؔ سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

ذیل میں ہم شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے خطابات، مواعظ، تقاریر، مجالس اور پارلیمنٹ میں کیے گئے عالم اسلام سے متعلق بھرپور مساعی کی چند جھلکیاں نذر قارئین کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے پارلیمنٹ میں مسلم امہ اور عالم اسلام کی فکر اور ان میں دینی و علمی اور اسلامی فکر و شعور کی تبلیغ قرآنی تعلیمات کی ترویج اور فرق باطلہ کے مذموم مساعی کے بھرپور تعاقب مبنی سوالات، تحاریک التوا اور تقاریر پر مبنی ایک مختصر رپورٹ۔

افریقی ممالک میں تبلیغ اسلام

سوال نمبر ۱۸۳، ۶ دسمبر ۱۹۷۲ء۔

کیا امورِ خارجہ ارشاد فرمائیں گے۔

الف۔ آیا ایسے دور دراز افریقی ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کیلئے مراکز قائم کیے جا رہے ہیں، جنہیں حال ہی میں آزادی ملی ہے؟

ب۔ آیا ابتداً کوئی تبلیغی جماعت وہاں بھیجی جائے گی؟۔

جواب: (دستیاب نہیں ہو سکا) (اسلام کا معرکہ ص ۳۳)

فری میسن تحریک

سوال نمبر ۵۹۳۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۲ء

(الف) کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ فری میسن تحریک ایک غیر اسلامی اور صیہونی تحریک ہے؟

(ب) آیا یہ امر واقع ہے کہ یہ ادارے پاکستان میں موجود ہیں اور اگر یہ صحیح ہے تو ان اداروں نیز ان کے ساتھ منسلک افراد کی تعداد بیان کی جائے۔

(پ) کیا یہ امر واقع ہے کہ فری میسن تحریک پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا مرکز ہے؟

(ت) آیا حکومت ان اداروں کی سرگرمیوں سے باخبر ہے؟

جواب: **خان عبدالقیوم خان** ۔ (الف) یہ اپنے اپنے خیال کی بات ہے تاہم حکومت کے پاس ان الزامات کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں۔

(ب) جی ہاں! مغربی پاکستان میں تقریباً ۳۰ میسانک لاج ہے اور ان کے ۔۔۔ اراکین ہیں۔

(پ) اس مبینہ حقیقت کا حکومت کو کوئی علم نہیں۔

(ت) جی ہاں! اگر حکومت کو معقول ثبوت کے ساتھ فری میسن کی کوئی متعصبانہ حرکت نظر آئی۔ تو اس کے خلاف یقیناً مناسب کارروائی کرے گی۔

(اسلام کا معرکہ ص ۳۰۲)

بھارت کا ایٹمی دھماکہ

نحمدہٗ ونصلی علی رسول الکریم ——— مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ نہ صرف اس طرف کے لوگوں نے صحیح تنقید کی ہے بلکہ حزب اقتدار نے بھی صحیح طرح سے بجٹ کے متعلق خیالات ظاہر کیے بہر تقدیر اس وقت مجھے جناب سپیکر صاحب کا حکم ہے کہ اختصار سے کام لوں تو مجھے ایک چیز عرض کرنا ہے کہ اس وقت ملک کو ایک بہت بڑا اور اہم مسئلہ درپیش ہے اور وہ اہم مسئلہ یہ ہے۔ ہندوستان کا ایٹمی دھماکہ کرنا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کے عزائم سوائے پاکستان کی تباہی کے اور کچھ نہیں انہوں نے راجستان میں ایٹمی تجربہ کیا ہے وہ ہمیں اپنے تابع بنانے کے لئے اور دھمکانے کے لئے ہے

اور ہندوؤں سے ہمیں کوئی توقع نہیں ہے اگر اسے موقع ملے گا تو یقیناً وہ پاکستان کے اوپر جیسا کہ ہیروشیما پر بم گرایا گیا اس بم کو اسی طریقہ سے استعمال کردے اس کے لئے بھی وہ تیار ہو سکتا ہے۔

(رپورٹ قومی اسمبلی ۱۸ جون ۱۹۷۲ء)

مسئلہ کشمیر

دوسری بات یہ عرض کرنی ہے۔ کہ پچیس سال سے ہمارے ملک کی جو لڑائیاں ہو رہی ہیں اس کا مدار کشمیر ہے اگر کشمیر کا معاملہ طے نہ ہو تو چاہے ہم کتنے معاہدے کرتے رہے یہ لڑائیاں، جاری ہی رہے گی اس لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ جموں، کشمیر کے معاملے کو طے کرانے کا پورا لحاظ رکھا جائے۔ جیسا کہ معاہدہ میں کہا گیا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کی پوزیشن کا لحاظ رکھتے ہوئے امن کے ساتھ اس معاملے کو طے کرے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کشمیر کا مسئلہ بین الاقوامی قوانین اور حق خود ارادیت کے مطابق اسلام کے حق میں مسلمانوں کے حق میں اور کشمیر کے حق میں طے کرادے لیکن اگر ان کا خیال ہے کہ جب دونوں فریق متفق ہوں تب یہ بات طے ہوگی اور اگر وہ متفق نہیں ہوں گے تو کشمیر کے حل ہونے کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ یعنی اگر معاہدے کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر ہندوستان راضی نہ ہو تو ہم کشمیر کے بارے میں خاموش رہیں گے۔ تو ہمیں واضح کردینا چاہیے کہ ہم اس کے بعد اسلام کی رہنمائی میں دوسرا قدم اٹھائیں گے اسلام نے اس کے بارے میں بھی ہماری رہنمائی کی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ حدیبیہ میں صلح ہوئی مگر دو برس کے بعد مشرکین مکہ نے معاہدہ توڑا۔ چڑھائی کی اور غداری ہوئی اس پر مسلمانوں نے بھی معاہدہ کو چھوڑ دیا اور حملہ کرکے مکہ معظمہ فتح کرلیا۔ ایسی صورت میں یہاں بھی انشاء اللہ یہی حالت ہوگی۔

(اسلام کا معرکہ ص ۲۰۳)

لبنان کی صورت حال

لبنان کے بارے میں تحریک سپیکر صاحب نے چیمبر سے مسترد کردی دوسرے دن شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے ایوان میں مسئلہ اٹھایا تو سپیکر صاحب نے کہا کہ یہ بحث مفاد عامہ کے خلاف ہے اس لئے اسے زیر غور نہیں لایا جاسکتا، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قومی اسمبلی کا اجلاس ایک فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر غور کرنے کیلئے ملتوی کیا جائے۔ لبنان کی صورت حال تمام عرب کے لئے خصوصاً اور عالم اسلام بشمول پاکستان کے لئے عموماً نہایت تشویش ناک ہے اور یہ مسلمانوں کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے اس طرح مشرق وسطیٰ میں ایک دوسری غیر مسلم ریاست اسرائیل قسم کے اسٹیٹ کے قیام کے اندیشے پیدا ہو چکے ہیں یہ حالات آگے چل کر تمام مسلمانوں کے لئے خطرناک اور تشویش ناک نتائج کا ذریعہ بن سکتے ہیں اس لئے قومی اسمبلی اس مسئلہ کے نتائج اور عواقب پر غور کرے۔ (اسلام کا معرکہ صفحہ ۲۴۷)

افریقی ممالک اور دنیا میں تبلیغ اسلام کا پروگرام بنایا جائے

اس اسمبلی کی رائے ہے کہ حکومت، وسیع پیمانے پر دنیا میں اسلام کی تبلیغ و تعارف کا پروگرام بنائے بالخصوص یورپ اور افریقی ممالک میں جہاں بعض غیر مسلم فرقوں نے اسلام کے لبادہ میں لوگوں کو گمراہ کرنے کی سعی کی ہے

(اسلام کا معرکہ ص ۹۵)

تقاریر اور خطابات سے چند اقتباسات

سقوط بیت المقدس

محترم بزرگو! اس وقت تمام دنیا کے مسلمان ایک عظیم آزمائش میں مبتلا ہیں۔ ایک بڑے اور نازک امتحان میں۔

راہ چلتے شرم محسوس ہوتی ہے۔ مسلمان کفار کے نرغے میں ہیں بالخصوص مقامات مقدسہ اور عرب علاقوں پر یہود کے قبضہ سے ایک عجیب حالت پیدا ہوگئی ہے میں تو دو چار دنوں سے راستے پر چلتے شرم محسوس کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ کیا ہمیں خدا کی زمین پر چلنے اور اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔ آج ہم خون کے آنسوؤں سے بھی روئیں تو اس غم کا تدارک نہیں ہوگا، مسلمانوں کے لئے سب سے بڑی چیز مذہب اسلام خدا اور رسول ﷺ کی عزت و آبرو ہے مسلمان تو تمام دنیا کو خدا کے قانون کے اجراء احیاء دین اور اسلام کا جھنڈا سربلند کرنے کے لئے فتح کرتا ہے مگر جب ہماری غفلت کی وجہ سے اسلام کے مراکز نہ بچ سکیں تو ہماری مصیبت اور خواری کا کیا عالم ہوگا۔ مگر بھائیو! یہ سب مسلمانوں کے اعمال کا نتیجہ ہے اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے ایک تازیانہ .... اگر ہم نے نصیحت پکڑی اور بیدار ہوئے تو یہ مصیبت آئندہ دارین کی کامیابی کا باعث بن سکتی ہے اور اگر پھر بھی اپنی حالت نہ بدلی تو ہولناک نتائج ظاہر ہوں گے دنیا دارالامتحان ہے اور ہم سب کو خدا نے اسی امتحان کے لئے پیدا کیا اور آزمائش ہماری تخلیق کا مقصد ہے .... خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا۔

خدا نے موت اور زندگی پیدا کی تاکہ تمہیں آزمالے کہ کون تم میں سے بہتر عمل والا ہے ہم تمہیں راحت اور تکلیف دونوں شکلوں سے آزمائیں گے

(دعوات حق ص ۱۵۱)

غفلت اور بے ہمتی کا انجام

جس طرح ایک طالب علم ایک ڈگری حاصل کرنے کے لئے امتحان دیتا ہے تو عقل مند اور ہوشیار طالب علم کامیابی کے ذرائع اور مسائل متعین کرکے محنت اور کوشش کرتا ہے اور کامیاب ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی محنت کو ٹھکانے لگا دیتا ہے کہ خدا کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا مگر مست اور غافل طالب علم غفلت میں رہ کر ناکام ہوجاتا ہے اور اس کی وجہ سے عمر ضائع ہوجاتی ہے آج ہمارے اوپر جو آزمائش ہے اس سے

پ سب واقف ہیں مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک پر یہود اور ان کی پشت پر مغربی اقوام نے اس حد تک ظلم کیا کہ اس کا بیان مشکل ہے .... کئی ہزار مربع میل علاقہ یہود کے قبضہ میں چلا گیا ہے پچھلے مقبوضات کے علاوہ ہے اُردن اور شام کا کافی حصہ ان کے تسلط میں ہے بالخصوص بیت المقدس کا سقوط تو عام مسلمانوں کی غیرت کے لئے کھلا چیلنج ہے (دعوت حق ص۵۱۱)

چیلنج مسلمان کی کسی زمین کے ایک اِنچ ٹکڑے پر جب کافر قبضہ کرلیں تو وہاں کے مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ جہاد کریں اور اسے دشمن سے چھڑا لیں۔ اگر انہوں نے کمزوری اور بے ہمتی کی اور مقابلہ نہ کر سکے تو ساتھ والے ملک کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے یہاں تک ساری دنیا کے مسلمانوں پر ایک اِنچ زمین اور ایک مسلمان عورت کا کافر کے قبضے میں چلے جانے سے جہاد فرض ہو جاتا ہے اور کوتاہی کی صورت میں سب سے مواخذہ ہوگا کل عالم کے مسلمان مجرم اور گنہگار ہوں گے البتہ اگر کافروں سے لڑنے والے ملک میں قوت مدافعت ہو تو سب پر فرض نہ ہوگا۔
(دعوت حق ص۵۱۱)

بربادیوں کا سرچشمہ یہود اور مغربی اقوام مشرق وسطیٰ میں کچھ ہوا وہ ہمارے دینی اضمحلال اور خداوند تعالیٰ کے احکام سے لاپرواہی اور مذہب سے لاپرواہی اور مذہب سے بے زاری کا نتیجہ ہی تو ہے دشمنوں کی نظر بھی اسی چیز پر ہے کہ مسلمانوں کے قلوب سے مذہب کی روح نکال دی جائے دنیا کی محبت خواہشات اور ہوس کے ذریعہ انہیں موت کی نیند سلا دیا جائے ایک یہودی نے لکھا ہے کہ مسلمان عورت اور مال سے مجبور ہے یہ مختلف ممالک میں دین کی تحریف وتجدّد اور سود وشراب اور زنا کو حلال قرار دینے کی جو کوشش ہو رہی ہے۔ اس کی پشت پر بھی یہود اور مغربی اقوام ہیں۔
غرض فسق وفجور سب کا سرچشمہ یہی یہود اور مغربی اقوام ہیں حضورؐ کی پیشگوئی ہے کہ جب ایسا وقت آجائے کہ تم دنیا اور مال ودولت کے غلام بن جاؤ اور موت سے بھاگنے لگو تو تمہاری مثال سمندر کے جھاگ کی طرح ہوگی کہ پانی کا بہاؤ اسے جدھر چاہے لے جائے اس وقت قومیں ایک دوسرے کو بلائیں گی کہ آؤ مسلمانوں کو ہر طرف سے ختم کردیں کہیں پاکستان پر حملہ اور کہیں عرب پر حملہ یہاں تک! ہمارے اس ضعف اور ذمہ داریوں سے غفلت کی وجہ سے قبلۂ اوّل بیت المقدس بھی ان کے قبضہ میں چلا گیا۔
(دعوات حق ص۵۱۳)

مسجد حرام بھائیو! اس روئے زمین پر تین مقدس مساجد ہیں جو تمام روئے زمین سے بہتر ہے۔
(۱) بیت اللہ الحرام جس کی طرف رخ کر کے پانچ وقتہ نمازیں پڑھی جاتی ہیں، خدا نے اسے اتنی فضیلت دی کہ اگر کوئی شخص نماز تمام آداب ومستحبات اور خشوع خضوع سے بھی پڑھ لے مگر رُخ قبلہ سے قصداً موڑ لیا تو امام شافعی اور مالک کے نزدیک کافر ہوا اور ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یخشی علیہ الکفر اس پر کافر ہونے کا خطرہ ہے۔
غرض تمام لوگوں کی عبادت قبول نہیں ہوگی جب تک رُخ قبلہ یعنی خانہ کعبہ کی طرف نہ ہوگا (انّ اوّل بیت وضع للنّاس) عبادت کا اولین گھر جسے لوگوں کے لئے مکہ مکرمہ میں قائم کیا گیا دنیا کی آبادی سے قبل خداوند تعالیٰ نے بیت اللہ کا خطہ پیدا فرمایا اور جب تک یہ رہے گا حاجی حج کرتے رہیں گے دنیا آباد رہے گی اور جب اسے ڈھا دیا گیا جیسا کہ قیامت کے قریب ایسا ہونا ہے۔ (خداوند تعالیٰ وہ وقت ہماری زندگی میں نہ لائے) تو سارا عالم تباہ ہو جائے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی اس میں ایک نیکی اور ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہے (دعوات حق ص۵۱۴)

مسجد نبویؐ دوسری مسجد حضور اقدس علیہ سلام کی مسجد ہے جس میں حضورؐ کا روضۂ اقدس بھی ہے فضیلت کے لحاظ سے دوسرا درجہ اس کا ہے۔ قبر شریف اور کے دُمیان کا خطہ تو روضۃ من ریاض الجنۃ (الحدیث) (جنت کے باغیچوں کا ایک باغیچہ ہے) جس نے اس میں دو رکعت پڑھ لیں خدا تعالیٰ اسے جنت پہنچا دے گا یا حقیقی معنوں میں جنت کا ٹکڑا ہے شاہ ولی اللہ جیسے ارباب بصیرت تو فرماتے ہیں کہ حقیقتاً جنت ہے۔ کیونکہ انہوں نے وہاں ایسے انوار وتجلیات کا مشاہدہ کیا ہے جو صرف جنت میں ہوں گے۔

مسجد اقصیٰ تیسرا مقدس خطہ بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ کا ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں آتا ہے کہ آدم علیہ سلام نے پہلے بیت اللہ کی تعمیر کی پھر چالیس سال بعد مسجد اقصیٰ کی۔ پھر انقلابات آتے رہے سیدنا ابراہیمؑ نے کعبہ کی از نو تعمیر کی اور جیسا کہ مشہور ہے۔ حضرت سلیمان علیہ سلام نے بھی اس کی تعمیر کرائی۔ حضرت سلیمان علیہ سلام نے دعا کی۔ (رب اغفرلی وھب لی ملکًا لا ینبغی لاحدٍ من بعدی) ایسی حکومت کی درخواست کی جو دلیل ہوا اور معجزہ ہو کہ کسی غیر کی دسترس میں نہ ہو خدا نے جنات کو بھی اس کا مسخر بنا دیا جنات دنیا کی کانوں سے بہترین پتھر یہاں لاتے اور اس کی تعمیر میں لگاتے پھر اس کے بعد سیدنا موسیٰؑ، سیدنا عیسیٰؑ ہر دور میں یہ مقام مقدس انبیاء کا مرکز رہا۔ ہزاروں انبیاءؑ نے اس میں خدا کی بندگی کی ہمارے حضور خاتم النبیینؐ نے یہاں سے شب معراج میں آسمانوں پر پرواز کی یہاں تمام انبیاء کو امامت کرائی مدینہ طیبہ ہجرت فرمانے کے بعد ۱۶ ماہ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کا قبلہ رہا مکہ مکرمہ میں آپ بیت المقدس کی طرف رخ کرتے اس طرح بیت اللہ کی طرف بھی رخ ہو جاتا تھا حضورؐ نے فرمایا۔ (لا تشد الرحال الا لثلاث مسجد الحرام ومسجد الاقصیٰ ومسجدی ھذا)۔
عبادت کی نیت سے صرف تین مساجد کے لئے سفر جائز ہے مسجد حرام مسجد اقصیٰ اور میری مسجد) (دعوات حق ص۵۱۵)

قانونِ فتح وشکست

قدرت کا اٹل قانون ہے کہ جب ایک قوم سرکشی اور نافرمانی میں حد سے گذر جائے تو خدا اسے ضرور سزا دیتا ہے تقریباً دو ہزار سال قبل جب یہود کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں تو خدا نے بخت نصر کو ان پر مسلط کر دیا وہ بابل سے آیا اور یہودیوں کا یہاں سے قلع قمع کیا عورتیں باندیاں اور مردوں کو غلام بنایا خداوند تعالیٰ غفور الرحیم ہے جب انہوں نے توبہ کی تو خداوند تعالیٰ انہیں یہاں کے معابد میں عبادت کا موقع دیا اور پھر جب انہوں نے شر و فساد برپا کیا تو خداوند تعالیٰ نے ان پر انطاکس کو مسلط کر دیا جس نے ان کی جڑ نکالی اور آج جب یہود نے امریکہ برطانیہ کی مدد اور سازش سے بیت المقدس پر قبضہ کیا تو ہماری انتہائی غفلت اور بداعمالی کا نتیجہ ہے ہمارے دار العلوم کے ایک استاد نے جو پچھلے دنوں وہاں سے آئے چشم دید حالات بیان کیے کہ اتنے بڑے شہر میں مسجد اقصیٰ جیسی مقدس مسجد میں نمازیوں کی تعداد تیس چالیس سے بھی کم ہوتی ہے، ایک صاحب نے خط میں لکھا ہے کہ اس جنگ میں یہود نے اپنے مذہب کے مطابق دو دن قبل روزے رکھ کر لڑائی لڑی اور ہمارے مسلمان ناچ گانوں میں مصروف تھے۔

(ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم)

بے شک خداوند کریم نے مسلمانوں کی نصرت اور امداد کا وعدہ کیا ہے مگر ساتھ ہی ان کنتم مومنین کی شرط بھی لگائی ہے کہ اگر تم سچے مومن ہو عربوں کے پاس اسلحہ موجود تھا مگر ایمان کی دولت کمزور ہوئی اور نتیجہ...... ہر چہ برماست از ماست دولت کی فراوانی اور عیاشی کا تو یہ عالم کہ ایک دوست نے بیان کیا کہ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا وہاں کے علاقے کا سفر کر رہا تھا میں نے رومال سے ناک صاف کی، رومال کو جیب میں رکھا۔ ڈرائیور نے تھوڑی دیر بعد دراز سے رومال نکالا اس میں تھوک کر باہر پھینک دیا اس کے ساتھ بیسیوں ایسے رومال تھے جو ایک دفعہ استعمال کے بعد پھینک دیئے جاتے تھے۔

(دعوات حق ص۵۱۶)

عرب ہمارے محسن ہیں

بہر حال وہ ہم سب کے بھائی ہیں ان کے آباؤ اجداد ہمارے محسن ہیں کلمہ گو ہیں۔ ہمارے جگانے اور جذبہ غیرت بیدار کرانے کے لیے یہ تازیانہ قدرت کی طرف سے ہے کہ مسلمانو اپنا مقام پہچان لو اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر لو قوم اور وطنیت کو معبود نہ بناؤ اور نہ دشمنوں پر بھروسہ کیا کرو عربوں کی شکست کا صدمہ سب مسلمانوں کا ہے مسلمان اپنے گھر بار گاؤں برباد ہی تو گوارہ کر سکتا ہے مگر خدا کے گھر کی بربادی گوارا نہیں کر سکتا کہ کافر اس کی بے حرمتی کریں پھر بیت المقدس جو انبیاء کا معبد اور حضورؐ کا قبلہ رہا اور جس کے متعلق خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ (سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ) پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے (رسول کریم) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا الذی بارکنا حولہ کہ ہم نے اس کے چاروں طرف برکات ظاہری و معنوی پھیلائیں ظاہری برکات یعنی سرسبزی شادابی باغات اور باطنی برکات انبیاءؑ کے مزارات معنوی برکات بے شمار چشمے وہاں بکھیر دیئے سارے روئے زمین کے مبارک مقامات میں تیسرا درجہ اسے دیا اس میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار اور بعض روایات میں ہے کہ پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ (دعوات حق ص۵۱۶)

یہود کے عزائم اور ہمارا فرض

یہود اس پر بس نہیں کریں گے ان کے عزائم یہ ہے کہ اردن اور بحیرہ احمر پر قبضہ کرنے کے بعد اس راستے سے مدینہ طیبہ اور خیبر کو بھی اپنے ارادوں میں شامل کر لیا جائے یورپی غیر مسلم اس کی پشت پر ہے، صلیبی جنگوں اور سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے عہد کے مسلمانوں کا انتقام لینا ان کے مقاصد زندگی میں سے ہے آج ہمارا فرض ہے کہ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق اس جہاد میں حصہ لیں، یہود کے ساتھ کسی چیز کی کمی نہیں۔ اسلحہ روپیہ اور غلہ بے حساب ہے صرف امریکہ میں ایک دن میں اربوں کروڑوں ڈالر چندہ کفار نے ان کے لئے جمع کیا ہم تو یہ کر سکتے ہیں کہ عربوں کی مالی امداد کریں امریکہ اور برطانیہ اور جو بھی مسلمان کی مخالفت کرتا ہے ان سے ہر قسم کے تجارتی اور اقتصادی تعلقات توڑ دیں ان سے بائیکاٹ کریں اور بڑی بات یہ کہ اپنی زندگی کو غیروں کی تہذیب وتمدن اور یورپی نظریات اور تعلیم سے صاف کریں اولاد کو انگریزی اور انگریزوں کی مشنری اداروں سے بچائیں۔ سوال یہ ہے کہ جب ہماری زندگی بدلتی نہیں نماز ہے نہ روزہ نہ ظلم یعنی اور فحاشی سے توبہ تھیٹر اسی طرح چل رہے ہیں ہر شخص اپنی بدعملی میں سرگرم ہے تو پھر بربادی کا شکوہ کیوں کرتے ہیں۔ جب قربانی ایثار اور جہاد سے مسلمان کترائے گا تو ہلاکت کے گڑھے میں خود بخود گر جائے گا یہ تمہارے بنگلے موٹریں ریشمی کپڑے رومال اور بے حساب اشیاء تمہیں ہرگز نہیں بچائیں گے۔ (دعوات حق ص۵۱۸)

غفلت کا انجام

جنگ پلاسی کے موقعہ پر انگریز نے مسلمانوں کی سرزمین ہندوستان پر حملہ کیا وہاں کے باشندوں پر جہاد فرض ہوا اس سے نہ ہو سکا تو پنجاب سرحد کابل اور ترک پر فرض ہو گیا کہ جہاد کرتے اور جس نے بھی سستی کی وہ غرق ہوئے غلام اور محکوم ہوئے اس وقت خدا کا بڑا اکرم ہے ایسا موزوں وقت صدیوں بعد آیا ہے کہ تینتیس (۳۳) پینتیس (۳۵) سلطنتیں پاکستان، عراق، شام، مصر، انڈونیشیا وغیرہ آزاد ہیں۔ اب بھی جہاد نہ کر سکیں تو کب کریں گے؟ مٹھی بھر ذلیل یہودی اٹھے اور ہمارے منہ پر طمانچہ مارا قبلہ اول چھین لیا۔

مدارِ عزت

وہ بیت المقدس جسے حضرت عمرؓ نے فتح کیا تھا مدینہ سے تشریف لائے بوسیدہ کپڑے پہنیں ہیں صرف ایک غلام ساتھ ہے خود پیدل ہیں اور اونٹ پر غلام سوار ہے مسلمانوں کے کمانڈر انچیف حضرت ابو عبیدہؓ نے نئے کپڑے پیش کیے کہ سارا شہر استقبال کے لئے دوڑ آیا تھا۔ درخواست کی کہ اونٹنی پر سوار ہو جاؤ لوگ کیا کہیں گے فرمایا۔

(نحن قوم اعزنا الله با الاسلام)

ہماری عزت کپڑوں وغیرہ سے نہیں، اللہ نے ہمیں عزت اسلام کی وجہ سے دی، ایک وہ تھے اور ایک ہم ہیں کہ اتنی سلطنتیں ہاتھ میں ہیں مگر ذلیل قوم اٹھ کر ہزاروں مربع میل زمین ہم سے چھین رہی ہے۔ بیت المقدس اور شام کا اکثر حصہ گیا مگر مسلمان ٹس سے مس نہ ہوا بلکہ ایک دوسرے پر غرانے اور جنگھاڑنے لگا آپس کا اختلاف اور بھی بڑھا۔

(دعوات حق ص۵۲۹)

مسجد اقصیٰ کی آتشزدگی

کسی نے غیرت نہ کی سب مجرم ہوئے تو خدا نے دوسرا تھپڑ دیا کہ شاید اب انہیں غیرت آجائے تو مسجد اقصیٰ کو یہود نے آگ لگادی کہ اب بھی غیرت آتی ہے یا نہیں یہ تو اللہ کا گھر ہے اپنے گھروں کے لئے تو مرتے مارتے ہو مگر اللہ کی گھر پر غیرت کرتے ہوں یا نہیں مسلمانوں کے قبلہ اوّل کو یہود نے سازش سے جلادیا یاد رکھیں اللہ بے نیاز ہے تقسیم ہند کے وقت ہزاروں عورتیں سکھ لے گئے لاکھوں مرگئے اس کی بادشاہت میں کیا کمی آئی اسے ہماری حالت معلوم ہے مگر ہمارا ایمان آزماتا اور دنیا کے سامنے تلواتا چاہتا ہے اسلام اور اسلامی ملک پر غیرت نہیں وطن وطن چھوڑیئے یہ مہمل لفظ ہے بلکہ دیکھو کہ مذہب اسلام اور اللہ کی زمین پر غیرت کرتے ہو یا نہیں یہود نے ہمارا قبلہ اوّل جلادیا تاکہ ہماری مرکزیت ختم ہوجائے وہ ہماری غیرت کو چیلنج کر رہے ہیں ان کی پشت پر سارا امریکہ اور دیگر کفار امداد کے لئے کھڑے ہیں۔ (الکفر ملۃ واحدۃ) ہمارے خلاف سب ایک ہیں۔ انہوں نے ہماری عبادت گاہ قبلہ اوّل کی ایسی بے حرمتی کی جو کوئی قوم نہیں کرتی ہمارے ملک میں بے شمار معابد ہیں مگر ہمارا مذہب کفار کے معابد کا بھی تحفظ کرتا ہے۔ ہماری مثال اس چرسی کی طرح بن گئی ہے جو لحاف اوڑھے ہوا اور کسی طرح جھنجھوڑنے سے بھی نہیں اٹھتا اور مسجد اقصیٰ کو آگ لگانا ایسا ہے کہ اس چرسی کے لحاف کو آگ لگادی جائے یہ تو کسی طرح اٹھتا نہیں شاید اس طرح بیدار ہوجائے اب بھی نہیں اٹھے گا تو لحاف ہی میں جل جائے گا۔

(دعوات حق ص۵۳۰)

رباط کانفرنس

مدتوں بعد مسرت کی یہ خبر نظر سے گزری ہے کہ اس ماہ کے آخر میں مسلمان ممالک کے حکام اور امراء جن میں پاکستان کے صدر بھی شامل ہیں رباط میں جمع ہو رہے ہیں اس پر سب مسلمان خوش ہیں پوری قوم انشاء اللہ مال جان کی قربانی کے لئے تیار رہے گی ایسے موقع پر اگر جہاد کا فیصلہ کیا گیا جو نہ صرف محاذوں پر ہو بلکہ پوری اسلامی دنیا اس میں شریک ہوجائے تو یہ چیز تمام مسلمانوں کی مسرت کا باعث بنے گی ایسے ہی موقع کے لئے اللہ کا اعلان ہے کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ حرکت نہیں کرتے مگر اس کے بعد ایک دوسرا اعلان بھی ہے کہ اگر نہیں اٹھتے جہاد کے لئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا دے گا تھوڑے عرصہ میں کتنے بادشاہ اور صدر ختم ہوئے۔ اللہ نے انہیں ایسا ذلیل کردیا کہ وہ بالکل ملیا میٹ ہوگئے اس لئے کہ انہیں دین سے سروکار نہ تھا اور جو رہ گئے ہیں انہیں بھی اعلان ہے کہ (یعذبکم عذابًا الیما) اللہ کے لئے ستر کروڑ تعداد کو مٹانے اور دوسری قوم کو کھڑا کرنے میں کوئی مشکل بات نہیں۔ (ان الله قوی عزیز) ہماری آواز بہت کمزور ہے۔ مگر ہم رباط کانفرنس میں جمع ہونے والے سربراہوں کو یقین دلاتے ہیں کہ مسلمان جان مال قربان کرنے میں دریغ نہ کریں گے وہ یہ نہیں دیکھ سکتے کہ خانہ خدا کی توہین ہوتی رہے۔ یہود مخذول و مقہور اس میں ڈالس کرتے پھیر ہیں اور اس سے آگے لگائیں اور ان کی نظریں مدینہ طیبہ پر جمی ہوں بفضل خدا پوری قوم اللہ کی پکار سن رہی ہے مسلمان قوم ابھی مخلص ہے۔ اور دین کا درد ان میں موجود ہے اب ساری ذمہ داری ان کے حکام اور امراء و سلاطین پر ہیں۔ اللہ انہیں مخلص بنا دیں۔ اور ایمان کی بنیادوں پر رباط میں جہاد کے جذبہ سے سرشار کرکے متحد متفق بنا دے اور اگر ستر (۷۰) کروڑ مسلمان متحد ہوگئے تو انشاء اللہ وہ دن آئے گا جب کہ ہر بیت ذبر و مدر سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہونے لگے گی لیکن اگر ہمارے لیڈروں کو یہ فکر رہا کہ فلاں کو تمغہ مل جائے گا، فلاں کی شہرت ہوگی فلاں بڑا بن جائے گا۔ تو پھر کامیابی مشکل اور تباہی یقینی ہے اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو نتیجہ آور بنا دے اور ہم سب کے ایمان سلامت رکھے۔

(دعوات حق ص۵۳۱)

سقوط ڈھاکہ

محترم بھائیوں! آج جس ماحول میں ہم عید الاضحیٰ منا رہے ہیں ہمارے دل مجروح ہیں۔ آنکھوں سے خون کے آنسوں بھی جاری ہوں تو کم ہیں کہ ہم اس کے لائق ہیں آج ذلت و رسوائی سے ہماری گردنیں جھکی ہیں آنکھ اٹھانے کے قابل نہیں رہے پچھلی عید کے موقع پر جس کو دو مہینے ہی گزرے ہیں ہماری تعداد بارہ کروڑ تھی۔ پاکستان روئے زمین پر اسلامی سلطنت کے لحاظ سے اوّل نمبر پر تھا اور آج ہم پانچ کروڑ ہیں

قل اللهم ملك الملك تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شيء قدير۔

"اے اللہ تو ملک الملک ہے جس کو ملک دینا چاہے دیتا ہے اور جس سے چاہے چھین لیتا ہے جس کو چاہے عزت دے دیتا ہے اور جس کو ذلیل کرنا چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں بھلائیاں ہیں اور اے اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو آج ہم پانچ کروڑ رہ گئے ساتھ کروڑ مسلمان کافر کے ہاتھوں ہم سے جدا کر دیئے گئے ہماری ہزاروں مساجد خانقاہیں دینی مدارس ہندو کے غاصبانہ پنجہ کی وجہ ہم سے کٹ گئی ہیں ہمارے جانباز سپاہی قیدی بنا لئے گئے ہیں۔

غزوہ ہنود اور احادیث۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ غزوہ ہوگا اور تمہیں اس میں شرکت کرنا ہوگی حضرت ابوہریرہ فرماتے تھے۔ کہ اگر میری زندگی میں وہ موقعہ آیا تو جان و مال سے اس میں شرکت کروں گا اگر شہید ہوگیا تو سب شہیدوں میں میری حیثیت ممتاز ہوگی اور زندہ واپس ہوگیا تو یہ ابوہریرہ نہیں ہوں گا بلکہ ابوہریرہ المحررؓ ہوں گا جس کو جہنم سے آزادی کا پروانہ ملا ہوگا۔

حضور صلعم نے فرمایا ہندو سے لڑنے والے مجاہدوں کا درجہ ایسا ہوگا جیسا کہ دجّال کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ صلعم کے جھنڈے تلے لڑنے والوں کا۔ آج ہمارے کتنے بھائی ہیں جو پاکستان اور اسلام کے حامی ہونے کی وجہ سے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہیں اور ان کے سینوں کو نیزوں سے چھیدا جا رہا ہے ایسی حالت میں ہماری حالت گویا وہ ہوگئی ہے۔

(دعوات حق ص۵۲۹)

پاکیزہ بلند مقصد کے لئے سرفروشی

اگر سامنے ایک بلند اور غیر فانی مقصد ہو دوسرے جہاں کا یقین ہو تو پھر حضرت حبیبؓ کی طرح حالت ہوتی ہے کہ اللہ کے بندے کو سولی پر چڑھایا گیا نیزوں سے چھلنی کیا گیا مگر سولی پر کہتا رہا کہ۔

ولست ابالی حین اقتل مسلماً
بای شق کان فی اللہ مصرع
وذلك فی ذات الالٰہ وان یشاء
یبارك علی اوصال شلو ممزع

اللہ کے حکم کی تعمیل میں میرے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں تو کیا باک؟ وہ چاہے تو ان ٹکڑوں پر اپنی برکتیں نازل کر دے گا۔

قرآنی علاج

اس شرمناک شکست اور ذلت و رسوائی کا علاج کیا ہے اس کا علاج بھی اللہ تعالیٰ نے تبلا دیا کہ مایوس نہ ہو اللہ کی رحمت سے بددل ہوں اپنی حالت پر نظر ڈالوں اور اسے بدلنے کی کوشش کرو۔ اور یہ سوچو کہ حق کے لئے کتنی قربانی چاہیئے وکاین من نبی قتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا لما اصابھم بہت سے نبیوں کی معیت میں اللہ والے لڑکے بہت سے شہید اور زخمی ہوئے مگر فتح و شکست تو ہوا ہی کرتی ہے مگر مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ ہمت کو نہ ہاریں۔

فما وھنوا لما اصابھم وہ سست اور کمزور نہیں ہوئے مصیبتوں کی وجہ سے احد میں شکست ہوئی۔ ابوسفیان پکار اٹھا اعل ھبل ہبل زندہ باد حضرت عمرؓ نے جواب دیا نہیں اللہ اعلی واجل اللہ بلند و برتر ہے تو مسلمان کبھی حوصلہ نہیں ہارتا۔ دیکھئے ہمارے ذمہ بہت بڑا فریضہ ہے تھوڑے سے خط کو بھی کافر چھین لے تو جہاد فرض ہو جاتا ہے تو ایسے وقت میں ہمیں کتنا بڑا فریضہ ادا کرنا چاہیے ولا تہنوا نہ وہ دبتے ہیں نہ ہم روس سے دبیں گے نہ بھارت اور برطانیہ سے دبیں گے

بلکہ اللہ پر بھروسہ رہے گا تو اب یاس کی حالت میں ہیں۔ امیدوں کو توڑ چکے ہیں جب کہ اللہ کی راہ میں پُر امید رہنا ضروری ہے۔

(دعوات حق ص۵۱۳)

جہاد افغانستان

○ افغان مجاہدین کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ حضرت شیخ نے فرمایا۔ جس مجلس میں مجاہدین کا ذکر ہوتا ہو تو وہ مجلس بھی مبارک ہے ایسی مجلس پر اللہ تعالیٰ کے خصوصی انوار تجلیات اور برکات نازل ہوتے ہیں سب مجاہدین کے مخلصانہ عمل جہاد کی عزت افزائی ہے مجاہدین جب شہید ہوتے ہیں تو ان کی روحیں جنّت کی حوروں کی گود میں ہوتی ہیں۔ شہدا عذاب قبر، جہنم کی گرمی اور شدتِ ہول سے محفوظ ہوتے ہیں اور بغیر محاسبہ کے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

جی چاہتا ہے اپنا سب کچھ اولاد اور جان تک مجاہدین پر قربان کر دوں۔

پھر مجلس کے اختتام پر وجد آفرین اور والہانہ انداز میں افغانستان کی آزادی اور مجاہدین کی کامیابی کے لئے طویل دعا فرمائی۔

جب مجاہدین کا یہ قافلہ رخصت ہونے لگا تو حضرت فرداً فرداً سب کو اپنے دستِ مبارک سے رقم عنایت فرماتے رہے اور فرمایا ہمارا یہ حقیر نذرانہ بھی قبول کرتے چلیں۔

(صحبتے با اہل حق ص۹۳)

○ میں نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کو ملاقات میں یہ واضح کر دیا تھا کہ دشمن نے مجاہدین میں تفرقہ ڈال کر غلبہ حاصل کر لیا ہے ہمارے پاس صحیح مقابلہ اور غلبہ کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ آپس کے اختلاف بھلا کر دین و ملّت کے لئے سب بنیان مرصوص بن جائیں میں نے صدر مملکت سے کہا کہ اگر آپ اس سلسلہ میں کچھ کرنا چاہیں تو بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

(صحبتے با اہل حق ص۱۲۴)

○ ہمارے دلوں میں بھی ایک ارمان ہے ایک تمنا ہے کاش اس بڑھاپے میں بھی میدان کارزار میں جانا نصیب ہوتا۔ اور افغان مجاہدین کے شانہ بشانہ دشمن سے لڑنے کا موقعہ ملتا بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری یہ تمنّا شاید تمنّا ہی رہے

○ آج حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ مولانا یونس خالص کی کامیابی کی وجہ سے بڑی بشاشت اور رجال میں تھے۔ حالانکہ صبح کو دورانِ رائٹس کی تکلیف بڑھ گئی تھی عصر کے وقت بھی اس کا اثر باقی تھا مگر مجاہدین کی ملاقات اور مولانا یونس خالص کی فتوحات نے حضرت کو اپنے درد و الم سے بے غم کر دیا اور آپ آج مجاہدین کا بار بار تذکرہ کر کے خوش ہو رہے تھے۔

ارشاد فرمایا۔ ہمارے پاس عمل وغیرہ تو کچھ بھی نہیں ان مجاہدین سے نسبت خدمت ہے یقین ہے کہ یہی وسیلہ نجات بنے گا۔

(صحبتے با اہل حق ص۲۶۲)

○ اب بھی اسلام کی کرامتیں ظاہر ہو رہی ہیں افغان مجاہدین کے پاس نہ تو اسلحہ ہے نہ جہاز ہیں اور نہ بم ہیں حتیٰ کہ گرمی میں سخت حالات میں وہ روس جیسی زبردست طاقت کے ساتھ لڑ رہے ہیں افغانستان اور پاکستان کیلئے ایک مضبوط قلعہ بن چکے ہیں اگر افغان مجاہدین نہ ہوتے تو نہ پاکستان ہوتا اور نہ مساجد و مدارس ہوتے مگر ان کے ساتھ اللہ کی امداد شامل حال ہے وہی بچانے اور حفاظت کرنے والا ہے

(صحبتے با اہل حق صنہ ۲۹)

○ اسی روز مولانا محمد زمان صاحب فاضل حقانیہ بھی حاضر خدمت ہوئے جو مولانا جلال الدین حقانی فاضل دارالعلوم حقانیہ کے رفیق جہاد ہیں۔ انہوں نے عرض کیا حضرت! میں صرف دعا کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں کہ مولانا جلال الدین حقانی اور دوسرے حقانی فضلاء نے روس کارمل مورچوں پر ایک سخت حملہ کردیا ہے اور مجھے آپ کے پاس دعا کرانے کے لئے بھیجا ہے ۲ روز سے شدید جنگ شروع ہے۔ مجاہدین کے ۲ ساتھی شہید ہو چکے ہیں یہ مورچے بڑے اہم ہیں اور ان پر روسی فوجیوں کا قبضہ ہے جس سے مجاہدین کو بے حد تکلیف پہنچ رہی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، حملے کا سن کر چونک پڑے مزید حالات دریافت فرمائے اور پھر تمام حاضرین سے فرمایا، مجاہدین کی فتح یابی اور روس کارمل فوجوں کی تباہی کی دعائیں جاری رکھو حضرت مدظلہ نے فرمایا بس آپ لوٹ جائیں مولانا جلال الدین حقانی اور ان کے رفقاء سے میرا اسلام عرض کردیں اور کہہ دیں کہ باہمت رہیں اور جب دشمن پر حملہ کریں تو کثرت سے اللھم امن روعاتنا وستر عوراتنا کا وظیفہ جاری رکھیں، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے مولانا محمد زمان سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ آپ محاذ میں کس ڈیوٹی پر ہیں تو انہوں نے عرض کیا کہ اب تو جہاد ہے اور گھمسان کی لڑائی ہے جنگ میں مصروف ہوں فرصت کے اوقات میں شعبۂ تبلیغ وارشاد میں کام کرتا ہوں اور مجاہدین کے اس شعبہ کی امارت میرے ذمہ ہے پھر مولانا محمد زمان کو حضرت مدظلہ نے رخصت فرمایا اور اپنی جیب خاص سے جہاد افغانستان کے کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی اور ان کے رفقاء کے لئے انہیں خصوصی رقم عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

یہ تھوڑی سی حقیر رقم ان کی خدمت میں پیش کردیں اور دیکھو مولانا جلال الدین حقانی سے عرض کردینا کہ میری بوڑھی اور ٹوٹی ہوئی ہڈیاں اور میرے وجود کا یہ ضعیف لاشہ اگر جہاد افغانستان میں کام آسکے تو ہرگز دریغ نہ کرنا اور میرے لئے حکم صادر فرمانا کہ اپنے وجود کی بوڑھی اور بوسیدہ ہڈیوں پر مشتمل لاشے کو مجاہدین کی صف تک پہنچا سکوں۔

حضرت مدظلہ نے جس انداز سے یہ گفتگو کی حاضرین محو حیرت اور سب کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت کی اس ہمت اور جذبہ کو دیکھ کر ہمیں اپنی جوانی پر شرمندگی ہوئی۔

(صحبتے با اہل حق صـ ۳۲۵)

○ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل و سابق مدرس ولایت پکتیا کے مجاہدین کے جرنیل مجاہد کبیر مولانا جلال الدین حقانی کی طرف سے یکم دسمبر کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کے نام درج ذیل مضمون کا مکتوب موصول ہوا

"آپ حضرات کو معلوم ہو کہ افغان ملحد حکومت نے اپنے جبر ظلم و بربریت کی بناء پر کثیر تعداد میں فوج بھیجنے کا ارادہ کر رکھا ہے تاکہ اپنے لئے گردیز سے خوست تک کے تمام راستے خالی کردے اور مجاہدین کے مراکز کو درمیان سے نکال دے صورت حال یہ ہے۔ کہ یہاں مجاہدین کی تعداد کم ہے روسی فوج بہت زیادہ یلغار کے ساتھ آئی ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ حضرات سے درخواست ہے کہ خصوصیت کے ساتھ شب و روز کی دعاؤں اور مستجاب اوقات میں پرخلوص توجہات سے بھرپور نصرت فرمائیں اور اگر ہماری امداد کے لئے جہاد میں شرکت کی ممکنہ صورتیں اختیار کی جاسکیں تو نور علی نور ہوگا اور آپ حضرات کا بے حد کرم ہوگا۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو جب مکتوب گرامی سنایا گیا تو بڑے بے چین ہوئے ہر لمحہ مجاہدین کی کامیابی اور فتح مندی کی دعائیں ورد زبان تھیں دارالعلوم کے اساتذہ اور بعض سرکردہ طلباء اور محاذ جنگ سے رابطہ رکھنے والے رفقاء سے مشاورت جاری تھی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے اشارات کو بھی طلبہ سمجھ رہے تھے بالآخر بعد العصر ۵۴ طلبہ کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی اور آپ کی اجازت سے باقاعدہ طور عملاً محاذ جنگ میں شریک ہونے کا مشورہ چاہا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ طلبہ کی ذہانت اور مزاج شناسی پر بڑے خوش ہوئے بڑی خوشی سے انہیں اجازت مرحمت فرمائی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ اور مجھے خصوصیت سے تاکید فرمائی کہ محاذ جنگ پر جانے والے طلباء کے پیش آمدہ مسائل میں خصوصی دلچسپی لی جائے اور ان کی مشکلات حتی الوسع رفع کی جائیں۔

پھر احقر سے مولانا جلال الدین حقانی کے نام خط لکھواتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

اس وقت آپ حضرات پر جو کرم والم اور مشکل حالات آئے ہیں جی چاہتا ہے کہ کسی بھی طریقہ سے میں آپ کے پاس پہنچ کر آپ کے شانہ بشانہ روسی دشمن سے مقابلہ میں شریک ہوں اب بھی میرا ڈھانچہ اور لاشہ اگر کسی بھی کام آسکے میدان کارزار میں تو مجھے اس سعادت سے ہرگز محروم نہ کیجئے گا ہر وقت آپ کی کامیابی اور عافیت کے لئے دل سے دعاگو رہتا ہوں درس حدیث اور ہر نماز کے بعد آپ حضرات کی فتح مندی کی دعائیں کرتا ہوں آپ کے حکم پر ۵۴ مجاہدین کی ایک جماعت بھیج رہا ہوں یہ سب آپ کے خادم اور آپ کے اشارہ ابرو پر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں اور کچھ نقدی رقم بھی جماعت کے امیر کے حوالے کردی ہے اپنے اپنے مجاہدین کے مصارف میں استعمال فرمائیے۔ خدا کرے کہ جلد اپنی عافیت اور فتح مندی کی بشارت سے اس گناہ گار کو مطلع کرسکیں خدا تعالیٰ دنیا و آخرت کی سرخروئیوں سے نوازے۔ آمین۔

اس کے بعد مجاہدین کی جماعت کو رخصت کرتے ہوئے بڑی گریہ والحاح

(باقی صـ ۶۱۳ پر)